بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين ، أَمَّابَعْدُ:

006: بیت اللہ کی حرمت اور اصحاب الفیل کا قصہ

سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا درس جاری ہے آج کی نشست میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تیسرا درس: **"بیت اللہ کی حرمت اور اصحاب الفیل کا قصہ"**۔

1-بیت اللہ اللہ تعالی کے گھر کی حرمت کیا ہے؟

2-بیت الحرام کیوں کہا جاتا ہے؟

3-اس کی حرمت کا معنی کیا ہے؟

4-اس کی حرمت کا اثر مسلمانوں پر کیا ہے؟

5-اس گھر کی حفاظت اللہ تعالی نے کیسے کی ہے اور کس طریقے سے یہ گھر محفوظ رہے گا؟ اور کیا یہ گھر کبھی اس دنیا سے ختم بھی ہو گا یا نہیں؟

6-اصحاب الفیل کا قصہ کیا ہے؟

7-اصحاب الفیل کون ہیں اُن کا حشر کیا ہوا؟

8-وہ چاہتے کیا تھے اور اللہ تعالی نے اُن کا کیا حشر کیا؟ اس موضوع کے تعلق سے آج کی نشست میں بات کرتے ہیں۔

پچھلے دو درس میں ہم یہ جان چکے کہ نبوت اور رسالت کی حقیقت کیا ہے، معنی کیا ہے، اس درس کی اہمیت کیا ہے، نبی اور رسول میں فرق کیا ہے، فرق جاننے کی ضرورت کیا ہے، انبیاء اور رُسُل علیھم الصلاۃ والسلام کے مطابق ایک مسلمان کا عقیدہ کیسے ہونے چاہیے، اس عقیدے کا اثر مسلمان پر کیا اور کیسے ہوتا ہے یہ پہلا درس تھا۔

اور دوسرا درس جاہلیت کے زمانے کے متعلق چند اہم باتیں بیان کی تھیں کہ یہ زمانہ کیسا تھا، کیسے اندھیرے چھائے ہوئے تھے: ﴿ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ﴾ (النور:40): ہر قسم کی بدکاری ظلم عام تھا اُن ظلمتوں میں اللہ تعالی نے کس طریقے سے اپنی وحی کی روشنی کا آغاز اُس زمانے سے کیا، وحی کی روشنی اللہ تعالی نے اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمائی اور اس کا کیا اثر ہوا، کس طریقے سے وہ ظلمتیں دور ہوئیں اور لوگ اس وحی کے نور کے تعلق سے دو قسم میں بٹ گئے تھے:

(۱) ایک گروہ نے اس نور کو جھٹلایا اس کی اتباع سے انکار کیا اور اپنی ہی ظلمتوں کی زندگی کو ترجیح دی، اُن کا حشر تاریخ میں واضح الفاظوں میں موجود ہے، اللہ تعالی نے اس کا ذکر قرآن مجید میں بھی کیا ہے اور اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحیح حدیث میں بھی بیان فرمایا ہے۔

(۲) اور دوسرے گروہ نے اس نور کی اہمیت کو جانا وحی کے نور کو اپنایا اور اپنی زندگی کا اوّلین مقصد اس وحی کے نور کے مطابق زندگی گزارنا بنا دیا، اللہ تعالی نے اُن کے درجے بلند فرمائے اور تاریخ میں ایسے لوگ آج تک نہ آئے ہیں اور نہ شاید کبھی آئیں گے کہ جیسے اُن عظیم لوگوں نے مثال قائم کر دی تا قیامت، اور اللہ تعالی نے قرآن مجید میں اور اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحیح احادیث میں اُن عظیم لوگوں کا ذکر خیر کیا ہے۔

آج کی نشست میں: وحی کا نور کس جگہ پر نازل ہوا؟ ہم سب جانتے ہیں مکہ معظّمہ۔

اور اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی زندگی جو ہے وہ وحی کے نازل ہونے کے بعد شروع ہوئی، وحی کے نزول سے پہلے اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عام انسان تھے لیکن عام لوگوں سے بلند درجے پر فائز تھے (سبحان اللہ)، بہترین اخلاق کے مالک، خَلقی اور خُلقی صفات دونوں؛ اخلاق کے اعتبار سے اور خَلق کے اعتبار سے اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بڑا بلند درجہ تھا اپنی قوم میں اور قوم سے باہر بھی۔

آج کی نشست میں اُس جگہ کے تعلق سے ہم بات کریں گے جہاں پر اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی اور اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا بچپن گزارا اپنی زندگی کا اکثر وقت جس جگہ پر گزارا، وہ جگہ جو اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ پسند تھی "مکہ معظّمہ"۔

اللہ تعالی نے قرآن مجید میں اپنے گھر کا ذکر اور مکہ معظّمہ کا ذکر بڑے پیارے انداز میں فرمایا ہے، اللہ تعالی کا گھر "الکعبۃ" "بیت اللہ" ہے اور بیت اللہ کی حرمت ہے اللہ تعالی فرماتے ہیں: ﴿جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ﴾ (اللہ تعالی نے کعبہ کو البیت الحرام بنایا (حرمت والا گھر)) ﴿قِيٰمًا لِّلنَّاسِ﴾ (جس گھر سے لوگوں کے دنیاوی اور اُخروی مصالح اور خیر وابستہ ہیں (لوگوں کے خیر کا قیام اُن کی بھلائی کا قیام اس گھر کی حرمت سے وابستہ ہے) (المائدۃ:97)۔

دوسری آیت میں اللہ تعالی فرماتے ہیں: ﴿اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ﴾ (کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کیا یہ نہیں جانتے کہ ہم نے حرمت اور امن والا گھر بنایا ہے (کہ ہم نے حرم کو یعنی اپنے گھر کو اُس سرزمین کو امن والی جگہ بنایا ہے) ﴿وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ﴾ (جبکہ اُن کے اردگرد لوگوں کو لوٹا جاتا ہے) (العنکبوت: 67)۔

تو جاہلیت میں بھی حرم کی ایک جگہ تھی شرف والی جگہ تھی لوگ اس گھر کا احترام کرتے اس کی حرمت کا بھی احترام کرتے، اور یہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے کہ یہ گھر جو ہے جو بھی اس گھر کی خدمت کرتا ہے وہ شخص یا وہ قوم عزت اور شرف والی ہوتی ہے؛ اور لوٹ مار کا زمانہ تھا جو بھی اس گھر سے باہر رہتے تھے حرم کی حدود سے باہر ہوتے تھے اُن میں لوٹ مار عام ہوتی تھی لیکن کیونکہ اللہ تعالی کا گھر ہے جاہلیت میں مشرک اور کافر بھی ڈرتے تھے کہ اس گھر میں کبھی ایسا عمل ہم سے نہ ہو جائے جو اللہ تعالی کو ناپسند ہو پھر ہماری پکڑ ہو گی! اس لیے جب اللہ تعالی کے گھر کی تعمیر قریش نے کی تو انہوں نے یہ اتفاق کیا کہ حلال مال سے کعبہ کی تعمیر ہونی چاہیے، دیکھیں اگرچہ خود مشرک ہیں لیکن جب اللہ تعالی کے گھر کی بات آتی ہے اس گھر کی حرمت کی بات آتی ہے تو پھر سب کا اتفاق ہے؛ دیکھیں ابو لہب بھی پتھر دل لوگ ہیں، ابو جہل ابو لہب سارے سب کا اتفاق تھا کہ جب اللہ کے گھر کی بات ہے نا اس گھر کی تعظیم واجب ہے ہمارے اوپر ہم نے بنانا ہے لیکن حلال مال سے حرام مال نکال دو۔

عجب بات ہے پوری قوم میں اتنا کم حلال مال تھا کہ ایک چار دیواری مکمل طریقے سے نہ بنا سکے یعنی غور کریں پوری قوم! وہ جانتے تھے کہ تجارت میں حلال بھی ہے حرام بھی ہے لیکن اس کے باوجود بھی جب اللہ کے گھر کی بات آئی تو اس کی حرمت کو پامال نہیں کیا۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ حجر اسماعیل جو جگہ ہے یا حطیم جسے کہا جاتا ہے یہ کعبہ کا حصہ تھا اسے کعبہ کے اندر ہونا چاہیے تھا لیکن جب حلال مال کم پڑ گیا تو انہوں نے کہا دیواریں ذرا کم کر دیں حرام مال نہیں اس میں شامل کریں گے کبھی، اور (سبحان اللہ) کہ آج بھی وہی تعمیر کعبہ کی جو ہے وہ موجود ہے۔

اور اللہ تعالی فرماتے ہیں سورۃ الحج آیت نمبر 26 میں: ﴿وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ﴾ (میرے گھر کو پاک کرو)۔ ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام سے اللہ تعالی فرماتے ہیں حکم دیتے ہیں: میرے گھر کو پاک کرو ﴿بَيْتِيَ﴾ یہ اللہ کا گھر ہے۔ اور یہ جو نسبت ہے گھر کی اللہ تعالی کی طرف یہ **نسبة التشريف والتعظيم** کے لیے ہے جیسا کہ ﴿نَاقَةَ اللّٰهِ﴾ (اللہ تعالی کی اونٹنی) (الشمس:13)؛ شرف والی اونٹنی تھی کیونکہ ایک نبی کا معجزہ تھا ایک نبی اللہ تعالی کے پیارے نبی۔ ثمود کی قوم کا جو نبی تھا کون تھا؟ صالح علیہ الصلاۃ والسلام، صالح علیہ الصلاۃ والسلام کی آیت معجزہ اونٹنی تھی تو اسے کہتے ہیں ﴿نَاقَةَ اللّٰهِ﴾۔ تو اللہ تعالی کا گھر شرف والا گھر ہے اللہ تعالی نے اس گھر کی نسبت اپنی طرف کی، اللہ تعالی فرماتے ہیں سورۃ آل عمران آیت نمبر 96 میں: ﴿اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ﴾ (سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے لیے بنایا گیا وضع کیا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے (یعنی کعبہ اللہ تعالی کا گھر))۔

اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ'' (بے شک مکہ کی حرمت جو ہے اللہ تعالی نے مکہ کو حرام بنایا ہے)، کب؟ ''يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالأَرْضَ'' (جس دن اللہ تعالی نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اسی دن سے اللہ تعالی

نے مکہ کی حرمت قائم کردی)" وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ "(لوگوں نے اسے حرمت والا گھر نہیں بنایا(حرمت والی جگہ لوگوں کی طرف سے نہیں بنی اللہ تعالی نے بنائی ہے یعنی اس گھر کی عظمت دیکھیں آپ زمین کے اس ٹکڑے کی پاکیزگی اور عظمت دیکھیں آپ یہ بات آخر میں کروں گا کہ آج ہمارے نزدیک اس گھر کی کیا عظمت ہے، کاش! کہ ہمارے نزدیک بھی اس گھر کی اتنی عظمت ہوتی تو آج ہمارا یہ حال نہ ہوتا! (إلّا من رحم الله سبحانه وتعالىٰ))" فَلاَ يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ "(تو کسی مومن کے لیے جو اللہ تعالی پر ایمان اور یوم آخرت پر ایمان لے آیا ہے اس کے لیے حلال نہیں جائز نہیں ہے)" أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا "(کہ اس میں خون بہائے)" وَلاَ يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً "(نہ اس میں کوئی جو خود اُگیں درخت اُن درختوں کو کاٹے)" فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "(اگر کوئی شخص یہ دلیل پیش کرے اور کہے کہ اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فتح مکہ کے وقت جنگ کی تھی مکہ میں)" فَقُولُوا "(یہ اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے تو ان لوگوں سے یوں کہو)" إِنَّ اللهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ "(اللہ تعالی نے اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اجازت دی تمہیں اجازت کسی نے نہیں دی ہے)" وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ "(اور مجھے جو اجازت دی گئی وہ اُس دن کے ایک لمحے کے لیے پورا دن بھی نہیں (سبحان اللہ))" وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالأَمْسِ "(اور فتح مکہ کے موقع کے بعد اس گھر کی حرمت پھر واپس وہی دوبارہ سے قائم ہوگئی جیسا کہ پہلے تھی)" فَلْيُبْلِغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ "(جو موجود ہے جو شاہد ہے وہ اس بات کو پہنچادے اُن لوگوں تک جو موجود نہیں جو غائب ہیں)۔ (صحیح مسلم کی روایت ہے صحیح سند کے ساتھ)۔

یہ اللہ تعالی کا گھر ہے جو بھی اس گھر میں کوئی الحاد یا کوئی ظلم برپا کرنے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالی فرماتے ہیں: ﴿وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ﴾ (اور جو یہ ارادہ کرتے ہیں کہ اللہ تعالی کے گھر میں حرم کے اندر کوئی الحاد یا ظلم یا فساد برپا کریں ﴿نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ﴾ اسے عذاب اُلیم کا مزا ضرور چکھائیں گے)(الحج: 25)۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں اس آیت کریمہ کی تفسیر میں: "الحاد اور ظلم کا مقصد یہ ہے اس آیت میں کہ اللہ تعالی کے گھر کی حرمت کو پامال کیا جائے ہر وہ چیز جو حرام ہے اگر اس جگہ پر اُس حرام پر عمل کیا جائے چاہے قتل ہو یا ظلم ہوا گرچہ تم پر بھی ظلم کیا جائے تب بھی اس حرمت والی جگہ پر ظلم کسی پر نہ کرو، جو ایسا کرتا ہے تو وہ عذاب اُلیم اس کے لیے واجب ہو جاتا ہے"۔ یاد رکھیں لفظ ہے ارادہ کرنے کا:

﴿وَمَنْ يُرِدْ﴾: ارادہ اور فعل میں فرق ہے، جو ارادہ کرتا ہے اس کی یہ سزا ہے اور جو وہاں پر حرمت والی جگہ پر اللہ تعالی کے گھر میں فساد یا ظلم کرتا ہے تو اس کا کیا حشر ہوگا؟!

یہ چند اہم باتیں تھیں حرمت بیت الحرام کے تعلق سے اور حرمت بڑی عجیب حرمت ہے دیکھیں ذرا:

1- حرمت کا لفظ حرام سے لیا گیا ہے حرام جگہ ہے اللہ تعالی نے اس جگہ کو حرام قرار دیا ہے، یعنی اس میں بعض چیزیں کرنا حرام ہے جس میں قتل غارت، فساد برپا کرنا، ظلم برپا کرنا، لوٹ مار کرنا، چوری ڈکیتی یہ ساری چیزیں باہر بھی حرام ہیں لیکن اس گھر کے اندر اس حدود حرم کے اندر یہ گناہ اور دُگنا ہو جاتا ہے! اس کی حرمت ہے۔

2- صرف انسان ہی نہیں جانور بھی، ایک روایت میں آیا ہے اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ شکار بھی حرام ہے۔ تو آپ حرم کی حدود میں شکار بھی نہیں کر سکتے حرام ہے، جانور بھی محفوظ ہے صرف انسان نہیں (سبحان اللہ)۔

3- بلکہ درخت بھی محفوظ ہیں جیسا کہ ابھی اس روایت میں اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو درخت خود اُگتے ہیں ان کو کاٹنا بھی حرام ہے۔

4- امن وامان والی جگہ، اس سے بڑھ کر پوری دنیا میں کوئی امن والی جگہ ہے ہی نہیں۔

لیکن کیا یہ امن والی جگہ ہمیشہ قائم رہے گی یا کوئی وقت کبھی ایسا آئے گا جس میں اللہ تعالی کا گھر باقی نہ رہے گا؟

اصحاب الفیل کا قصہ معروف اور مشہور ہے اللہ تعالی فرماتے ہیں سورۃ الفیل میں:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحٰبِ الْفِيلِ ① أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ② وَّأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ③ تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ④ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ⑤﴾ (الفیل 5-1)

معروف اور مشہور قصہ ہے اور اس قصے کی ابتداء ہوتی ہے اصحاب الاخدود کے قصے کی انتہا سے اصحاب الاخدود جانتا ہے کوئی کون ہیں؟ سورۃ البروج میں اصحاب الاخدود کا قصہ ہے، اُخدود کہتے ہیں زمین میں لمبے گڑھے، جو کھدائی ہوتی ہے دیکھتے ہیں روڈوں میں تو یہ چھوٹے ہوتے ہیں اس طریقے سے لمبے لمبے گڑھے کھدائے گئے تھے اور اُن گڑھوں میں آگ سلگائی گئی تھی کس کے لیے کسی مجرم کے لیے؟ قاتلوں کے لیے کافروں کے لیے بدکاروں کے لیے؟ نہیں! مومنوں کے لیے اللہ تعالی سے ڈرنے والوں کے لیے (سبحان اللہ)۔

میرے بھائی! "ایمان" جب ہم کہتے ہیں ہم مومن ہیں تو پھر آزمائے گا اللہ تعالی ہمیں اور ہم آزمائش کے لائق نہیں ہیں میرے بھائیو! کتنی قومیں ایسی آئیں کتنے فرد ایسے آئے جن کو اللہ تعالی نے ایمان کی ہدایت تو دی لیکن ان کو آزمایا ہے اللہ تعالی نے۔ آج امت

بھی آزمائش کا شکار ہے، مومن اپنے ایمان کی وجہ سے آزمائے جارہے ہیں اور کافر اور بدکار لوگوں کے لیے تو عذاب کے سوا کچھ بھی نہیں ہے!

"اصحاب الأخدود" وقت نہیں ہے کہ میں پورا قصہ سناؤں آخر میں جواُن کا بادشاہ تھا ظالم بادشاہ کافر بادشاہ اُس نے حکم دیا جب پوری قوم مسلمان ہوگئی تو اس نے لمبے لمبے گڑھے کھدوائے اس میں آگ کو سلگا دیا اور یہ حکم دے دیا کہ جو اپنے اس دین سے خارج نہیں ہوتا اور ہمارے اس کفریہ دین کو نہیں اپنالیتا اسے اس جلتی ہوئی آگ میں زندہ ڈال دو (سبحان اللہ)؛ پوری قوم 20 ہزار لوگوں کو ایک دن میں ایک وقت میں زندہ جلا دیا! 20 ہزار مومنوں کو ایک وقت میں زندہ جلا دیا اس قوم میں سے ایک بندہ بچ گیا۔

اور یہ کون تھے سارے؟ نصاریٰ تھے، "نصاریٰ" عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے متبعین تھے اور اُس زمانے میں وہی دین اسلام تھا کیونکہ اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت تو ہوئی نہیں تھی:

﴿إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ﴾ (آل عمران:19): ہر نبی کا دین اسلام ہے؛ تو اُن میں سے ایک شخص بچا وہ مشکل سے پہنچا نجاشی کی طرف، نجاشی حبشہ کا بادشاہ اور نجاشی کو خبر دی کہ اس طریقے سے اُس ظالم بادشاہ نے ہمارے ساتھ یہ حشر کیا اور پورا قصہ سنایا (اور یہ قصہ میں بیان کر رہا ہوں تفسیر ابن کثیر سے)، وہ شخص جو بچ گیا تھا وہ قیصر کی طرف چلا گیا تھا روم میں قیصر نے پھر خط لکھا نجاشی کو کیونکہ وہ یمن کے قریب ہے اُس جگہ کے قریب تھا اور نجاشی سے یہ کہا یہ حکم دیا کہ کیونکہ تم اس جگہ کے قریب ہو تو تم نے ان مومنوں کا بدلہ لینا ہے، نجاشی نے دو امیر بھیجے "أریاط اور أبرھۃ"، دونوں طاقتور جرنیل، جنگ سے بہترین طریقے سے واقف اور ایک دوسرے سے سبقت کرنے والے (یہ بڑا مسئلہ ہوتا ہے کہ دو لوگ ایک پوسٹ پر آجائیں یا ایک جیسے ہوں تو آپس میں دل کے اندر جتنے قریب ہوتے ہیں اتنے ہی دور ہوتے ہیں سوائے مومنوں کے کیونکہ مومن اللہ کے لیے کرتے ہیں کسی اور کے لیے نہیں کرتے)۔

یہ دونوں گئے اس کا اپنا فوجی دستہ، اس کا اپنا فوجی دستہ، دونوں داخل ہوئے یمن میں اور ذونواس جو ظالم بادشاہ تھا اس کا پیچھا کیا جنگ ہار گیا تھا وہ تو دوڑتے دوڑتے سمندر میں اسے غرق کر دیا وہ بھی قتل ہوا۔ اب یہ بڑا مسئلہ ہوتا ہے اب اس کو قتل تو کر دیا اب دونوں میں سے (اب لوگوں کو ایسے تو نہیں چھوڑنا نا) کون گورنر بنے گا؟ اب أریاط اور أبرھۃ دونوں کا ایک دوسرے سے سامنا ہوا تو انہوں نے کہا کہ اگر دونوں آپس میں ہم لڑتے ہیں ایک تو تاریخ میں تماشہ بن جائیں گے، ابھی ایک جنگ سے ہم جیتے ہیں کامیابی ہوئی ہے اور پھر آپس میں سب لڑتے ہیں یہ کوئی عقلمندی کی بات نہیں ہے ایسا کرتے ہیں کہ آپس میں لڑتے ہیں ہم دونوں جو جیت جائے گا وہی گورنری کرے گا (یعنی وہ اس جگہ کا حاکم بنے گا)۔ تو دونوں نے کہا ٹھیک ہے، أریاط کافی طاقتور تھا (مشہور أبرھۃ ہے أریاط جو ہے زیادہ طاقتور تھا) جب اُس نے وار کیے تلوار کے ایک کے بعد دوسرا بڑی تیزی سے أبرھۃ نے روکا أبرھۃ نے بھی وار کیا تو اس جنگ میں جب أریاط کو موقع ملا اس

نے منہ پر وار کیا اُبرھۃ کے ناک اور ہونٹ دونوں کاٹ دیئے ایک ہی جھٹکے میں، اُبرھۃ زمین پر گرا اسے مارنے کے لیے جب آیا تو پیچھے سے اُبرھۃ کا ایک قریبی باڈی گارڈ کہہ لیں کچھ بھی کہہ لیں (یا ان کا چیلا کہہ لیں یا جوان کا محبت کرنے والا شخص کہہ لیں جو بھی آپ سمجھیں) پیچھے سے آکر اس نے وار کیا اور اُریاط کو قتل کر دیا۔

وہاں پر دونوں لوگوں میں جنگ چھڑنے والی تھی لیکن انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ جو فیصلہ نجاشی کرے گا ہمیں منظور ہے، تب تک اُبرھۃ اپنی مرحم پٹی کرتا رہا (ٹیلیفون تو نہیں تھے کہ فوراً فون پر پوچھ لے بھئی کیا ہو رہا ہے ؟ ! وقت لگتا تھا یمن سے حبشہ جانا پھر واپس آنا) جب پتہ چلا نجاشی کو تو نجاشی نے قسم کھائی شدید غصے کا مظاہرہ کیا اور کہا اے اُبرھۃ ! اللہ کی قسم ! میں اس یمن کی سرزمین پر پاؤں رکھوں گا اور تمہاری پیشانی جو ہے اور تمہارا سر قلم کر دوں گا (پیشانی اسے کہتے ہیں یہ جگہ، کسی کو ذلیل کرنے کے لیے پچھلے زمانے میں اس کے بال اور یہ جو پیشانی کی جلد جو ہے نا اسے کاٹ دیتے تھے پھر قتل کرتے تھے یعنی ذلیل و خوار ذلت والی موت مارتے تھے !)

جب اُبرھۃ کو یہ خبر ملی تو اُبرھۃ نے ایک برتن لیا اس میں مٹی ڈالی اور اپنے سَر کے بال پیشانی کے یہاں سے کاٹ کر جلد کاٹ کر، پہلے سے اس کا منہ بچا نہیں تھا ناک کٹی ہوئی تھی ہونٹ کٹے ہوئے تھے اس کے تو اس نے کہا کہ چلو چہرے کا یہ حصہ بھی کاٹ دیں اسی سے اگر کوئی نجات ملتی ہے، کیونکہ نجاشی نے قسم کھائی میں فوج لے کر آؤں گا تمہاری خیر نہیں ہے !

جب بادشاہ قسم کھاتا ہے تو پھر اس کو پورا بھی کرتا ہے لیکن اس کی ذہانت دیکھیں آپ اسے کہتے ہیں "دوحات" (ذہین لوگ)، کون ایسے کرتا ہے کوئی کرتا ہے ایسے ؟ ! گھمنڈ بھی آجائے تو میرے پاس بھی فوج ہے، اسے پتہ ہے میری فوج کچھ نہیں کر سکتی اب تو خود اپنے ہاتھ سے سَر کے بال یہاں سے کاٹے پیشانی سے اور جلد کا ٹکڑا بھی کاٹ دیا اور اُس مٹی پر رکھ کر بھیج دیا اور خط میں یہ لکھا کہ بادشاہ سلامت ! آپ اپنی قسم پوری کر لیں یہ مٹی ہے یمن کی اور یہ میری پیشانی ہے اس پر اپنا پاؤں رکھ دیں، نجاشی نے ایسا ہی کیا اور بڑا خوش ہوا نجاشی کہ ارے ایسا بندہ مجھے مل گیا ہے ! ٹھیک ہے کچھ غلطی اس سے ہو گئی ہے لیکن اتنی ذہانت والا بندہ یہ کام ضرور آئے گا میرے، اور اسی کو حاکم بنا دیا گورنر یمن کا جو ہے وہ اُبرھۃ بن گیا۔

تو اُبرھۃ نے اب نجاشی کو مزید خوش کرنے کے لیے ایک بڑا سا چرچ بنایا بہت لمبا اسے قلیس کہا جاتا تھا اتنا لمبا تھا کہ جب کوئی شخص اس کے ٹاپ (Top) کو دیکھنے کی کوشش کرتا تو اس کی پگڑی گر جاتی تھی "قلنسوۃ" (قلنسوۃ سَر کی ٹوپی یا پگڑی کو کہتے ہیں تو قلیس اس لیے کہا جاتا تھا اتنی لمبی عمارت بنائی تھی اس نے کہ اس کے اوپر تک نہیں دیکھ سکتے تھے قریب جا کر کوئی اوپر تک دیکھتا اس کی پگڑی گر جاتی تھی)، اور یہ کہا نجاشی کو کہ میں نے تمہارے لیے ایسی بلڈنگ بنائی ہے دنیا میں ایسی کوئی بھی نہیں ہے (اسے خوش کرنے کے لیے)۔ بھئی آپ نے مجھے گورنر بنایا مجھے معاف بھی کر دیا گورنر بھی بنا دیا اس کی خوشی میں جب آپ اب آئیں گے تو ایسے نہیں آئیں گے آپ

کے لیے ایک خاص تحفہ بنایا ہے؛ اور اتنا ہی نہیں بلکہ حکم دیا سب کو جو بھی ارد گرد تھے کہ تم لوگوں نے حج کرنا ہے اس چرچ کا، تو لوگ ڈرتے تھے گرد و نواح میں آنا شروع ہوئے سوائے مکہ کے عرب کے، اور جو مکہ کے گرد و نواح میں تھے انہوں نے آنے سے انکار کر دیا، جب پتہ چلا کہ عرب نہیں آرہے بلکہ اس نے یہ کہا کہ لوگ جاتے ہیں مکہ کی طرف اس صحرا میں ان کو کچھ ملنے والا نہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا گھر ہے، یہ گھر میں نے یہاں پر بنایا ہے اُس سے زیادہ بڑا اُس سے زیادہ اچھا اور لوگ اس گھر کو چھوڑ کر اس گھر کی طرف آئیں۔

تو بعض بدو وہاں پر موجود تھے عرب غصے میں آکر ایک بدو اعرابی نے اُس چرچ گندگی کر دی، یعنی بعض روایتوں میں آیا ہے کہ اس نے پاخانہ کر دیا وہاں پر اور چلا گیا، پتہ چلا اُبرھۃ کو کہ ایسے عرب لوگ آئے تھے اور صرف حج کرنے سے انکار نہیں کیا بلکہ اس کی حرمت کو بھی پامال کیا گندگی پھیلا کر گئے ہیں تو اس وقت اُبرھۃ نے قسم کھائی کہ میں مکہ جاکر کعبہ کو ضرور توڑوں گا، چنانچہ اُبرھۃ نے اپنے ساتھ ایک بڑا لشکر تیار کیا جس میں ہاتھی موجود تھے اور سب سے بڑا ہاتھی اس وقت اُبرھۃ کا اپنا تھا اس کا نام بھی تاریخ میں "محمود" معروف ہے اس پر اُبرھۃ خود سوار تھا۔

اور کہا جاتا ہے بعض روایات میں کہ 8 ہاتھی آئے ہیں، بعض میں 12، تو 8 اور 12 کے درمیان میں اور بھی ہاتھی تھے اور بڑا لشکر لے کر اُبرھۃ مکہ کی طرف روانہ ہوا، مکمل تیاری کر کے گیا تھا کہ میں کعبے کو نہیں چھوڑوں گا، جب جزیرۂ عرب میں داخل ہوا اور قریب ہوا مکہ کے جتنے قریب ہوتا گیا جتنے بھی عربی قبائل تھے راستے میں جن کو پتہ چلتا تھا وہ روکنے کی کوشش کرتے تھے کہ بھئی یہ اللہ کا گھر ہے! تو اتنا بڑا لشکر تھا اس کے پاس کہ اس قبیلے پر غالب ہو جاتا تھا اور اس کے سردار کو قیدی بنا دیتا تھا، پھر اگلے قبیلے میں اس طریقے سے پکڑ لیتا تھا سردار کو قیدی بنا دیتا تھا، اور جب بھی کوئی قبیلہ دیکھتا کہ اپنے یعنی سرداروں کو اس نے قید کیا ہوا ہے تو وہ پہلے سے ڈر جاتے تھے!

یعنی دیکھیں ایک سائیکولوجیکل وار (Psychological war) جو ہوتی ہے نا اس کا بڑا اثر ہوتا ہے ورنہ چاہتا سر قلم کر دیتا قتل کر دیتا تو ساتھ لے جانے کا مقصد کیا تھا اس کو؟! تاکہ اگلی قوم جو بھی ہمیں رکاوٹ پیش کرے گی اسے پتہ چلے گا کہ پیچھے کتنی قومیں جو ہیں میں اُن پر غالب ہو کر آیا ہوں! اس لیے ہمیشہ جو ہے صرف ہتھیار کی طاقت کام نہیں دیتی عقل کی بھی بات ہوتی ہے (سبحان اللہ) اور جب یہ دونوں مل جاتی ہیں نا پھر کامیابی قریب ہو جاتی ہے اور جب ان دونوں میں ایمان مل جاتا ہے تو پھر کامیابی ہوتی ہے، عقل بھی ہو طاقت بھی ہو پھر ایمان بھی ہو جو اصل بنیاد ہے تو پھر **نورٌ علی نور** ہو جاتا ہے۔

اُن میں جو سب سے پہلے جس نے روکا تھا اہل یمن میں سے اُن کے بادشاہوں میں سے تھا ذو نفر اسے کہتے ہیں اور اُس نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے گھر کی حفاظت کے لیے جہاد کرنا چاہتے ہیں؛ جتنے بھی لوگ اکٹھے کر سکتے تھے اُس نے اکٹھے کیے لیکن مغلوب ہوئے پھر آگے بڑھتے ہوئے جب خثعم کے قریب آئے (جگہ کا نام) تو نفیل بن حبیب الخثعمی جو ہے انہوں نے روکنے کی کوشش کی اُس پر غالب ہوئے

،جب طائف کے قریب آئے تو طائف والوں نے دیکھا کہ بھئی اتنا طاقتور ہے تو انہوں نے کچھ کہا نہیں اور روکا نہیں اور اس کو آنے کی اجازت دی گزرنے کی اجازت دی (وہاں پر قوموں کا اپنا اپنا ہولڈ ہوتا تھا ان کی اجازت کے بغیر کوئی نہیں جاسکتا تھا یا اگر زبردستی جانا ہے تو پھر لڑ کر جانا ہوتا تھا تو راستے میں ان کو گرین سگنل دے دیا) اُن کو ڈر تھا کہ ایک ہمارا گھر بھی ہے جس کی ہم عظمت اور تعظیم کرتے ہیں عظمت والا گھر ہے اگر اُبرھۃ کو پتہ چل گیا تو ہو سکتا ہے کہ یہ اس گھر کو بھی توڑ دے؛ اور وہاں پر بُت اللات (اللات والعزّیٰ) جو ہے وہ طائف میں لوگ لات کو پوجا کرتے تھے اس کی عبادت کیا کرتے تھے اس کے لیے ایک خوبصورت سا گھر بنایا ہوا تھا تو اُن کو ڈر تھا یہ نہ ہو کہ کعبے سے پہلے ہمارے اس گھر کو بھی توڑ دے پھر ہمارا یہ معبود بھی نہ رہے، بلکہ انہوں نے ایک شخص کو بھی اُبرھۃ کے ساتھ بھیج دیا کیونکہ مکہ پہلی مرتبہ اس جگہ پر آیا تھا اور راستے کا پتہ بھی نہیں تھا تو کوئی گائیڈ کے طور پر انہوں نے ایک شخص بھی بھیجا اس کے ساتھ۔

جوں ہی مکہ کے قریب آیا تو جو بھی اونٹ تھے گردونواح میں سب کو اپنے قبضے میں لے لیا اُن میں سے دو سو اونٹ عبد المطلب کے تھے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا کے تھے، جب پتہ چلا عبد المطلب کو کہ میرے اونٹ بھی اُبرھۃ نے لے لیے ہیں تو چلا گیا اُبرھۃ کے پاس، اور عبد المطلب بڑا خوبصورت انسان تھا یعنی چہرے پر رونق خوبصورتی جسامت بڑی اور اپنے وقت کی قوم کا سردار تھا۔ جب اُبرھۃ نے دیکھا تو اپنی جو کرسی تھی یہ عرش تھا لوگ نیچے بیٹھتے تھے اور خود اوپر بیٹھتا تھا یہ طریقہ تھا اُن کا تو جب عبد المطلب آیا اور بیٹھا تو خود کرسی چھوڑ کر اس کے قریب جا کر بیٹھا اس کی تعظیم کرتے ہوئے (یعنی صرف شکل دیکھی ہے ابھی بات کوئی نہیں ہوئی یعنی شکل سے اتنا وہ ایٹریکٹو (Attractive) انسان تھا) اور ترجمان سے کہا اُبرھۃ نے کہا پوچھو اسے کیا چاہیے؟ عبد المطلب نے کہا کہ میرے دو سو اونٹ تم نے لے لیے ہیں مجھے صرف اپنے دو سو اونٹ چاہیئں، اُبرھۃ نے کہا اپنے ترجمان سے اسے کہو کہ بڑے عجیب بندے ہو تم میری نظروں میں تم گر گئے ہو میں نے غلطی کی اپنی جگہ سے اُٹھ کر تمہارے قریب آکر بیٹھا ہوں میں نے یہ سوچا شاید تم اپنے اللہ تعالیٰ کے گھر کی بات کرنے آئے ہو مجھ سے تمہیں اپنے اونٹوں کی پڑی ہے اللہ کے گھر کی تمہیں کوئی پرواہ نہیں ہے؟! اور وہ گھر جو تمہارے لیے اور تمہارے باپ دادوں کا دین ہے تمہارا دین ہے اس کی تمہیں کوئی فکر نہیں؟!

عبد المطلب نے کہا "یہ اونٹ میرے ہیں اور وہ گھر میرا نہیں ہے اس کا گھر کا بھی ایک مالک ہے ایک ربّ ہے میں اپنے اونٹوں کی حفاظت کے لیے آیا ہوں اور جس کا گھر ہے وہ اس کی حفاظت ضرور کرے گا" (سبحان اللہ)۔ ایک مشرک کی زبانی باتیں سنیں ذرا آپ! عجب بات ہے کعبہ کے ارد گرد 360 بُت موجود ہیں لیکن انہیں یہ یقین ہے کہ ہمارے بس کی بات نہیں ہے کہ اتنے بڑے لشکر پر ہم ہاتھ اٹھائیں کچھ کریں میرے اونٹ ہیں میں مالک ہوں حفاظت کے لیے میں آیا ہوں وہ گھر ہے جس کا مالک ہے وہ اس کی حفاظت کرے گا! تو اُبرھۃ نے مسکراتے ہوئے گھمنڈ میں آکر کہا کہ اچھا تو تیرا ربّ اُسے روک سکتا ہے تو پھر روک کر دکھائے (سبحان اللہ)، عبد

المطلب نے ایک بات کی "أَنْتَ وَذَاكَ" (تم جانو اور وہ جانے)؛ اپنے اونٹ لے کر چلے گئے بلکہ عبد المطلب نے کہا کہ مکہ کی حدود سے نکل جاؤ اور پہاڑوں کے اوپر چلے جاؤ یہ نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی عذاب اِن لوگوں پر آئے اور ہم بھی اُس عذاب کی لپیٹ میں آ جائیں، اِن لوگوں کے لیے راستہ چھوڑ دو۔

اور ابن کثیر نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ عبد المطلب جانے سے پہلے کعبہ کے دروازے کی طرف گئے اور کعبہ کے دروازے پر جو رِنگ تھا اسے پکڑ کر بعض قریشی لوگ بھی اُن کے ساتھ تھے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تُو ہی اپنے گھر کی حفاظت کرنے والا ہے تُو اس گھر کی حفاظت کر، پھر چلے گئے۔

اور مُقاتل بن سلیمان نے یہ کہا ہے کہ عبد المطلب نے دو سو اونٹوں میں سے ایک سو اونٹ جو ہیں وہ قلادۃ والے کہ یہ اللہ کے لیے میں نے اللہ کے نام پر قربانی کے لیے میں نے چھوڑ دیئے ہیں، اور اس پر ایک خاص قسم کا ہار ڈال دیتے تھے اور کوئی بھی عرب جاہلیت میں اسے ہاتھ نہیں لگاتا تھا جب تک وہ حرم کی حدود میں نہ آتا اور اُسے ذبح کر دیا جاتا چاہے مدینہ میں ہوتے چاہے مشرق مغرب کہیں پر، اب اُن کو پتہ ہے کہ یہ خاص نشانی ہے یہ گلے میں جو ہار ہے نا یہ "قلادۃ" اب یہ اللہ کے گھر کے لیے اونٹ ہے جو بھی اسے راستے میں دیکھتا اسے اللہ کے گھر کی طرف بھیج دیتا اور چارہ بھی دے دیتا پانی بھی پلا دیتا (سبحان اللہ)۔

تو "سو اونٹ" یہ چاہتا تھا اس کی یعنی نیت یہ تھی کہ اَبرھۃ آئے ان کو ہاتھ لگائے نا پہلے، مارے گا تو اللہ کا عذاب اس پر نازل ہو گا، اپنی طرف سے اس نے کوشش کی ہے کہ ہماری طرف سے اے اللہ تعالیٰ! ہم یہ کر سکتے ہیں یہ کر کے جا رہا ہوں اور کچھ نہیں کر سکتے ہم (سبحان اللہ)۔ نفیل بن حبیب یعنی ابن کثیر نے اس کا بھی ذکر کیا ہے کہ نفیل بن حبیب جو جنگی قیدی بنا ہوا تھا جب اَبرھۃ قریب آیا کعبہ کے مکہ میں داخل ہو گیا تو ہاتھی کے کان میں نفیل بن حبیب نے یہ کہا کہ تمہارے لیے بہتر ہے جہاں سے آئے ہو واپس چلے جاؤ یہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اور یہ حرمت والی جگہ ہے یہ نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم لوگوں پر عذاب آئے؛ اُسے چھوڑ کر پھر چلا گیا چنانچہ جب اَبرھۃ آیا اور اُسے آگے لے جانے کی کوشش کی تو ہاتھی بیٹھ گیا، کعبہ کی طرف جتنی بھی اسے کوشش کی دھکے لگائے مارا پیٹا کچھ نہیں، اُس نے رُخ پیچھے تبدیل کیا دوڑنا شروع کر دیا۔

تو پہلی مرتبہ اَبرھۃ تھوڑا سا پریشان ہوا کہ یہ کیا ہو گیا ہے؟! ابھی تو ٹھیک تھا اب آگے نہیں جا رہا کوئی مسئلہ ہے! لیکن پھر دیکھیں نا وہی فرعون والا قصہ یاد رکھیں کہ سامنے پانی ہے سمندر آ گیا سامنے اور دیکھ رہا ہے کہ سمندر کھلا ہوا ہے معجزہ ہے، بنی اسرائیل چلے گئے لیکن پھر بھی اسے عقل نہیں آئی اور خود گھس گیا وہ یہ سمجھ بیٹھا تھا کہ یہ وہی نہریں ہیں جو میرے حکم سے چلتی ہیں۔ اور یہاں پر اَبرھۃ نے کہا کہ ٹھیک ہے یہ ہاتھی نہیں مان رہا تو یہ نہ مانے ہم جاتے ہیں، تھوڑا سا آگے بڑھے ابھی کعبہ اُن کو نظر آ رہا تھا

ابھی ہاتھ نہیں لگایا چھوٹے چھوٹے پرندے ﴿طَيْرًا أَبَابِيلَ﴾ آسمان پر نظر آئے، مشرق سے مغرب سے شمال سے جنوب سے اکٹھے ہوئے چھوٹے پرندے تھے تین پتھر تھے گندھے ہوئے مٹی کے پتھر، کوئی نوکیلے پتھر نہیں تھے کوئی بُلٹ یا کوئی میزائل نہیں تھے۔

﴿سِجِّيلٍ﴾ کہتے ہیں گندھی ہوئی مٹی کے بنے ہوئے پتھر چھوٹے، ایک اپنی چونچ میں اور دو اپنے پاؤں میں ہر پرندے نے، آسمان بھر گیا اور وہاں پر پتھروں کی بارش ہو گئی، جو پتھر لگتا تھا کسی کو یوں لگتا تھا جیسے کہ نام لکھے ہوئے ہیں لوگوں کے (سبحان اللہ) کوئی مِس نہیں ہوتا تھا، پورا لشکر جتنے بھی تھے جہاں پر لگتا تھا جسم کے دوسرے حصے سے وہ خارج ہو جاتا تھا! اب گولی بھی رُک جاتی ہے نا کیونکہ گولی انسان کی بنائی ہوئی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پتھروں کی بارش کر رہے تھے۔

﴿فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ﴾: جانتے ہیں ﴿كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ﴾ کیا ہوتا ہے؟ جب جانور اپنا چارہ کھا لیتے ہیں تو باقی کیا بچا ہوتا ہے اُسے عصف مأکول کہتے ہیں، کھائی ہوئی گھاس کھایا ہوا چارہ جو باقی رہ جاتا ہے۔ اُبرھۃ نے واپس جانے کی کوشش کی تو کہتے ہیں اتنے پتھر اُسے لگے تھے کہ زندہ تھا موت نہیں آرہی تھی اسے، اپنے جسم کو خود گلتے ہوئے دیکھ رہا تھا، اُس کے جسم کا ایک ایک حصہ گلنا شروع ہوا جہاں پر پتھر لگے تھے وہ جگہ گلنی شروع ہوئی، آہستہ آہستہ اُسے واپس لے جانے کی کوشش کی گئی جو لوگ تھوڑے سے بچ گئے تھے اُن میں سے آخری بندہ بھی نہ بچا، جب یمن تک پہنچے تو سارے کے سارے پگھل چکے تھے کیونکہ ان کا دل بھی پھٹ گیا تھا سینے سے نکل کر! ﴿فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ﴾۔ یہ اُبرھۃ کا قصہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کی حفاظت خود کی ہے مشرکین پر کوئی احسان نہیں تھا اور نہ ہی وہ اُس کے لائق تھے، یہ اشارہ تھا کہ میں نے اپنے گھر کی حفاظت اس لیے کی اب اس گھر کی صحیح تعظیم کرنے والا انسان آنے والا ہے اور اسی سال میں چند مہینے بعد اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی۔

اگر مشرکین آج اللہ کے گھر کی حفاظت کر لیتے تو کل اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر منّت اور احسان جتلاتے اور یہ کہتے "ارے! یہ گھر تو وہ ہے جس کی ہم نے حفاظت کی ہے آپ آکر کہتے ہیں کہ میرے اوپر اللہ نے وحی نازل فرمائی ہے میں اس کا صحیح محافظ ہوں"، تو اللہ تعالیٰ نے پہلے سے ہی اپنے گھر کی حفاظت خود کی تاکہ یہ بات مشرکین عرب کبھی کر نہ سکیں۔

آخر زمانے میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ": متفق علیہ روایت ہے کہ ذوالسویقتین حبشہ سے ایک شخص آئے گا دو چھوٹی ٹانگوں والا بدصورت انسان بدشکل انسان جس میں بہت ساری خلقی ایبنارمیلیٹیز (Abnormalities) ہیں، جسامت کے اعتبار

سے بہت سارے مسئلے ہیں اُس شخص کو لیکن (سبحان اللہ) آخر زمانے میں یہ شخص آئے گا اور کعبے کی اینٹ سے اینٹ بجادے گا اور کعبے کو توڑ دے گا۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر 1591، صحیح مسلم حدیث نمبر 7234)۔

صحیح بخاری کی روایت حدیث نمبر 1595 میں اللہ تعالٰی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"كَأَنِّي بِهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا": کالے رنگ کا شخص ہے چھوٹی دبلی پتلی اُس کی ٹانگیں ہیں اور اُس کی ٹانگوں میں کَرو (Curve) ہے اس طریقے سے سیدھا چل بھی نہیں سکتا وہ شخص، کمزور انسان ہے "يَقْلَعُهَا" توڑتا ہے "حَجَرًا حَجَرًا" ایک ایک پتھر الگ الگ کر کے توڑ رہا ہے وہ شخص۔ اللہ تعالٰی ہم سب پر رحم فرمائے یہ وقت آنے والا ہے!

یاد رکھیں اللہ تعالٰی نے ہر چیز پر زوال کا حکم دے دیا ہے ہر چیز ختم ہو جائے گی کوئی چیز باقی نہیں رہے گی:

﴿وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝٢٧﴾ (الرحمٰن:27)۔

یہ شخص چھوٹی ٹانگوں والا بدصورت انسان بدکردار انسان، ظالم کافر بدکار بہت ساری بیماریوں کا حامل یہ شخص آئے گا کعبہ کو توڑے گا اور جتنے بھی خزانے ہیں کعبہ کے وہ سب سلب کر کے لے لے گا تاکہ لوگ جان لیں کہ اللہ تعالٰی کی حکمت اور حکم ہمیشہ نافذ ہے۔

تعجب کی بات یہ ہے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ "ارے! اللہ تعالٰی نے اُبرھۃ سے تو اتنی بڑی طاقت سے اپنے گھر کی حفاظت کی اور اس کمزور انسان سے حفاظت نہیں کرے گا!"۔ کیوں نہیں کی حفاظت؟ (سبحان اللہ)، اللہ تعالٰی نے اُبرھۃ کے زمانے میں جب اپنے گھر کی حفاظت کی تو قریش کے اکرام کے لیے نہیں کی کہ یہ قریش کے لیے ہے یہ بڑا اچھا خاندان ہے یہ گھر کی رکھوالی کرنے والا ہے، نہیں! اُن کے لیے نہیں تھی؛ کیوں؟ دلیل کیا ہے؟ کیونکہ اُبرھۃ خود نصرانی تھا اور مشرکین عرب قریش جو مشرک تھے اور نصارٰی جو ہیں وہ اہل کتاب ہیں اُن کا درجہ کچھ بہتر ہے مشرکین عرب سے، کافر سارے ہیں لیکن اگر دونوں کا کمپیئر کیا جائے تو شریعت میں جو اہل کتاب ہیں اُن کے لیے کچھ نرمی ہے۔

لیکن اللہ تعالٰی نے اپنے گھر کی حفاظت اس لیے کی ہے اُبرھۃ کے زمانے میں کیونکہ اب اس دین کے رکھوالے آنے والے ہیں اب یہ شرک، بدعات ختم ہو جائیں گی یہ جگہ پاک ہو جائے گی اور مشرق تا مغرب اس دنیا میں اب ایمان کا جھنڈا لہرائے گا "لا إلہ إلا اللہ" کی صدا ہو گی اور دین کا قیام ہو گا، جب اس دین پر عمل کرنے والے لوگ نہیں رہیں کلمۂ توحید صرف زبان پر رہے گا شاید زبان سے بھی چلا جائے کچھ ایسا وقت بھی آئے گا۔ اللہ تعالٰی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "ایک وقت ایسا آئے گا لوگ کہیں گے "اللہ" یہ ایسا نام ہے جو ہمارے باپ دادا لیا کرتے تھے"۔

قرآن مجید اُٹھ جائے گا نہ رہے گا سینوں میں نہ رہے گا کتابوں میں، بدکار لوگ باقی رہیں گے اُن میں ایک مومن باقی نہیں رہے گا اِن ہی لوگوں پر قیامت قائم ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: قیامت قائم ہو گی بدترین لوگوں پر"شِرارِ الخَلْقِ"۔ اُن کی ایک نشانی بھی بیان فرمائی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے: "وہ لوگ جو قبروں پر مساجد بناتے ہیں (تعمیر کرتے ہیں)"۔

جب ذُوالسویقتین کعبہ کو توڑے گا تو اُس کے بعد کوئی حج کوئی عمرہ نہیں ہو گا۔

آج اللہ تعالیٰ کا گھر ہمارے قریب ہے حج اور عمرہ دو عظیم عبادتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر سے جوڑ دیا ہے قید لگا دی ہے اور حرمت دیکھیں اپنے گھر کی عظیم حرمت ہے واللہ عقل حیران ہو جاتی ہے! اصل حرمت تو کعبہ کی ہے تو اللہ تعالیٰ نے مسجد کو حرم بنا دیا کعبے کا، پھر مکہ کو حرم بنایا مسجد کا، پھر جزیرۂ عرب کو حرم بنایا مکہ کا۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "لَا يَجْتَمِعُ دِينَانِ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ" (جزیرۂ عرب میں دو دین باقی نہیں رہیں گے)۔

دو دین جمع نہیں ہو سکتے ایک دین دینِ اسلام رہے گا اور آج آپ دیکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ واحد ملک ہے دنیا میں جہاں پر کوئی چرچ نہیں کوئی مندر نہیں، کوئی اور مسجد کے علاوہ اللہ کے گھر کے علاوہ حق کے علاوہ کوئی اور معبود ہے ہی نہیں۔ کتنے مسلمان ملک ہیں (مسلمان ملک ہیں!) صرف مزار اور درباروں کی بات نہیں کر رہا میں مسلمان ملکوں میں مندر بھی ہیں، مسجد بھی ہے، چرچ بھی ہے، گردوارے بھی ہیں! یہ پوری دنیا میں واحد جگہ ہے "لَا يَجْتَمِعُ دِينَانِ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ": دو دین باقی نہیں رہیں گے۔ جو کافر یہاں پر آتے ہیں تو اُن کے دین کا قیام نہیں ہے وہ خادم بن کر آتے ہیں تو اس کی اجازت ہے؛ دو دین برابر نہیں ہو سکتے جزیرۂ عرب میں ایک دین غالب رہے گا اور وہ ہے دینِ اسلام (واللہ اَعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 06.درس نمبر 03 سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio